بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۹ اخاء ۱۳۳۹ ہش | ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۸ اکتوبر بوقت دس بجے صبح

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج صبح بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مشرقی پاکستان میں طوفان زدہ لوگوں کے لئے ۹ لاکھ سے زائد روپے کی ابتدائی امداد

حکومت نے امدادی کام شروع کر دیا۔ نقصانات کی تفصیل کے بعد پوری امداد دی جائیگی۔ گورنر مشرقی پاکستان کا بیان

ڈھاکہ ۱۸ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے کل یہاں کہا کہ چاٹگام نوا کھلی اور باقر گنج کے اضلاع میں حکومت طوفان زدہ اشخاص کے لئے تمام ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ چنانچہ طوفان زدہ اشخاص کے لئے ۹ ہزار روپے کی امداد فوری طور پر مہیا کر دی گئی ہے۔ نقصانات کی تفصیل کے بعد پوری امداد دی جائے گی۔ جنرل اعظم خاں کل ہی ان اضلاع میں طوفان زدہ علاقوں کا معائنہ کر کے یہاں پہنچے تھے انہوں نے ڈھاکہ کے ریلوے سٹیشن پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ حکومت ساحلی علاقوں میں مواصلات کے ذرائع کی ترقی کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اور طوفان زدہ اشخاص کے لئے سر چھپانے کی جگہ فراہم کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طوفان جواہرین کے لئے بھی ایک اچنبھہ تھا انسانوں اور مویشیوں کے جانی نقصان کے علاوہ فصلوں کی تباہی کا باعث بھی بنا ہے۔ حکومت بیماری کے خلاف بھی احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ جنرل اعظم نے کہا کہ جو لوگ واقعی مستحق ہیں۔ انہیں فوری امداد ملنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا اس وقت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ امداد ان افراد تک ضرور پہنچ جائے۔ اس موقعہ پر اپنی امداد آپ کرو کے اصول

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

نہری پانی کے معاہدے کی توثیق آئندہ ماہ کی جائیگی

سوویٹ ماہرین کے خیال میں پاکستان میں تیل کی تلاش کے امکانات بہت روشن ہیں

راولپنڈی ۱۸ اکتوبر۔ ایندھن بجلی اور قدرتی وسائل کی وزارت کے سیکرٹری مسٹر جی معین الدین نے بتایا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں آئندہ ماہ سندھ کے طاس کے معاہدے کی توثیق کریں گی۔ عظیم تعمیراتی کاموں کے لئے رقوم توثیق کے بعد ملیں گی۔ اور اس کے فوری بعد تعمیراتی کام شروع کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ عالمی بنک کے مشیران میسرز الیگزینڈر گبنیر اینڈ کمپنی کے نمائندے عنقریب پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ اور متعدد پراجیکٹوں کے منصوبے اور ڈیزائن تیار کئے جا رہے ہیں۔ مسٹر جی معین الدین نے بتایا کہ بعض منصوبوں پر خاصا کام ہو چکا ہے۔ اور ان کے لئے عنقریب ٹینڈر طلب کر لئے جائیں گے۔

مسٹر جی معین الدین نے بتایا کہ سوویٹ ماہرین نے پاکستان میں تیل کی تلاش کے امکانات کے بارے میں جو رپورٹ بھیجی ہے۔ پاکستانی حکومت اس کا تفصیلی جائزہ لے رہی ہے۔ سوویٹ ماہرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ پاکستان میں تیل نکلنے کے امکانات بہت روشن ہیں۔

صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی طبیعت کل دن بھر زیادہ خراب رہی۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبلغین اسلام کے اعزاز میں الوداعی تقاریب

ربوہ ۱۸ اکتوبر۔ کل شام وکالت تبشیر کی طرف سے ان مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا جو عنقریب اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان مبلغین اسلام میں مکرم رحمت خان صاحب، مکرم منیر الدین احمد صاحب (یحیٰ فضلی)، مکرم بشیر احمد صاحب شمس، مکرم چوہدری محمد شریف صاحب، مکرم منصور احمد صاحب آف ونشین اور مکرم سمیع اللہ صاحب سیال شامل ہیں۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور مبلغین اسلام کو بعض نہایت بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ آپ کی تقریر کے بعد یہ بابرکت تقریب دعا پر ختم ہوئی۔ اس سے قبل ۱۶ اکتوبر کی شام کو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گولبازار نے مبلغین اسلام کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی جس میں صدارت مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال نے کی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

باتوں کا وقت گذر چکا۔ اب عمل اور صرف عمل کرنیکا وقت ہے

اب اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم اپنے عمل سے کس حد تک اپنے دعوؤں کو سچا ثابت کر دکھاتے ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

خدام الاحمدیہ دہلی سے خطاب

فرمودہ ۲۹؍ ستمبر ۱۹۴۶ء ـــ بعد نماز ظہر بمقام پارک روڈ دہلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ ایک غیر مطبوعہ تقریر ہے جسے ادارۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:ـــ

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:ـ

اللہ تعالیٰ نے بولنا اور تقریر کرنا اپنے دل کی صفائی اور دوسروں کے دلوں کی صفائی کے لئے بنایا ہے۔ لیکن اس چیز کو دنیا نے آہستہ آہستہ تماشہ اور کھیل کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ جتنی جتنی نیکی ترقی کر رہی ہے۔ اتنا ہی شیطان اسے بدلنے کی کوشش کر رہا ہے دوسروں کو نصیحت کرنا ایک بڑی نیکی ہے۔

نصیحت کے معنے

اخلاص اور خیر خواہی کے ہیں۔ جب کوئی کہتا ہے کہ مجھے نصیحت کرو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میری خیر خواہی کرو اور میرے لئے اچھا رستہ تلاش کرو۔ لیکن اب اس چیز کو بھی لوگ کھیل اور تماشے کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ اور آج کل کے نوجوان عجیب مرض میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ کوئی زیبا عمل کریں۔ جو ان کی زندگی کو کامیاب بنانے والا اور مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے والا ہو۔ یہ رٹ لگائے جاتے ہیں کہ ہمیں کوئی نصیحت کریں۔ چنانچہ جب بھی وہ کسی لیڈر یا راہنما سے ملتے ہیں تو جھٹ کاپی آگے کر دیتے ہیں کہ اس پر کوئی نصیحت لکھ دیں۔ غرض لفظ ہدایت ارشاد۔ اور

نصیحت ایک مشغلہ بن گیا ہے

اور اتنا قیمتی لفظ جس کے لئے بڑے بڑے مفکر اور مدبر پیدا ہوتے آئے ہیں محض ایک رواج بن گیا ہے۔ پچھلے دنوں کچھ نوجوان میرے پاس بھی آئے اور میرے سامنے کاپیاں پیش کیں۔ کہ کوئی نصیحت لکھ دیں۔ میں نے ہر ایک کی کاپی پر یہ لکھا کہ لغو باتوں سے اسلام منع کرتا ہے وہ میرے اس فقرہ کو پڑھ کر بہت خوش خوش گئے کہ گویا میں نے ان کی خواہش کو پورا کر دیا۔ ان کو یہ سمجھ نہ آیا کہ میں نے ان کے فعل پر طنز کی ہے

یہ ہمارے ملک کے لوگوں کی عادت ہے

کہ جب کوئی نئی بات نکلے فوراً اس کی تقلید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مجھ سے خدام الاحمدیہ دہلی کے عہدیداروں نے یہ خواہش کی ہے۔ کہ میں ان کو کچھ نصیحتیں کروں۔ جہاں تک باتوں کا تعلق ہے۔ وہ بہت ہو چکی ہیں اور باتوں کا زمانہ بہت لمبا ہو گیا ہے باتیں یا سونے کے لئے کی جاتی ہیں۔ یا کام کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ راتوں کو مائیں بچوں کو سلانے کیلئے باتیں سناتی ہیں۔ اور دن کو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ کہ اس طرح ان کو کوئی معقول بات مل جائے۔ جو ان کے کام میں آسانی پیدا کرے ہماری باتیں سونے کے لئے نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ ایسے مصائب اور دکھوں کے زمانہ میں سونا موت سے کسی طرح کم نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی دوسری باتیں جو کام میں آسانی پیدا کرتی ہیں۔ وہ بھی کافی ہو چکی ہیں۔ اور مزید باتوں کی کوئی خاص ضرورت نظر نہیں آتی ہمارے سلسلہ کو قائم ہوئے ۵۶ سال ہو گئے ہیں۔ جس نے اس عرصہ میں باتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ اب آئندہ کی

باتوں سے کیا فائدہ اٹھائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے لاکھوں نشانات دکھائے۔ جس شخص نے ان نشانات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ آئندہ ظاہر ہونے والے نشانات اسے کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔

کیا مومنوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ خدا تعالیٰ کے ذکر اور خدا تعالیٰ کی خشیت سے ان کے دل ڈر جائیں۔ میں بھی یہی نوجوانوں کو کہتا ہوں کہ الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔

کیا ابھی باتوں کا وقت ختم نہیں ہوا

اور کیا اب تک کام کا وقت نہیں آیا۔ کیا اب تک کافی نصیحتیں نہیں ہو چکیں۔ جن کے بعد طریق عمل اور ہدایت کا رستہ واضح ہو جاتا ہے۔ اگر تمہارا طریق عمل یقینی طور پر واضح ہے۔ تو زمانہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تم اپنی زندگی کو اس سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کرو اگر تمہاری آنکھیں کھلی ہیں۔ اگر تم اپنے اندر فکر کا مادہ رکھتے ہو۔ تو تمہیں سوچنا چاہیئے کہ مسلمان کیا تھے اور کیا بن گئے۔ اور مسلمان کہاں تھے اور کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ مسلمان نوجوان جغرافیہ پڑھتے ہیں۔ نقشہ دیکھتے ہیں۔ میں سمجھ نہیں سکتا کہ ان کے دل کیوں بیٹھ نہیں جاتے۔ کیوں ان کے دلوں میں درد اور اضطراب پیدا نہیں ہوتا ایک دن وہ تھا کہ سارا نقشہ اسلامی حکومتوں کے رنگ سے رنگین تھا۔ یا آج یہ حالت ہے کہ یورپین حکومتیں دنیا پر چھائی ہوئی ہیں اور مسلمان ان کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے حالانکہ

ایک زمانہ وہ تھا

کہ اسلامی رنگ نقشہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک بھرا ہوا تھا چین میں سینکڑوں سال تک مسلمانوں نے حکومت کی ہے۔ یہاں تک کہ آج بھی جاپانی مائیں اپنے بچوں کو یہ کہکر ڈراتی ہیں۔ کہ چپ کر چپ کر۔ جوگو (یعنی مسلمان) آ گیا۔ امریکہ میں بھی بعض مسجدیں پائی گئی ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ وہاں تک مسلمان پھیلے ہوئے تھے۔ اور فلپائن وغیرہ میں بھی مسلمان موجود تھے غرض کوئی گوشہ دنیا کا ایسا نہ تھا۔ جہاں اسلامی حکومت قائم نہ تھی اور وہ حکومتیں بھی حکومتیں تھیں۔ امیر معاویہ نہ تھا الاما شاء اللہ اگر کسی زمانے مسلمانوں نے کوئی غلطی کی ہو تو وہ اپنی غلطی کے آپ ذمہ دار تھے اسلام ذمہ دار نہیں مجھے حیرت آتی ہے کہ ان باتوں کو معلوم کر کے بھی مسلمانوں کے دلوں میں معمولی سی گدگدی بھی پیدا نہیں ہوتی جب کسی زمیندار کے بیٹے سے پوچھا جائے کہ آپ کس خاندان سے ہیں تو وہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ میں فلاں چوہدری کا بیٹا ہوں۔ فلاں چوہدری کا پوتا ہوں لیکن

جلسہ سالانہ کیلئے ٹھیکہ جات

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء پر مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات دیئے جائیں گے جو خواہشمند احباب سربمہر ٹنڈر بنام افسر صاحب جلسہ سالانہ ربوہ ضلع جھنگ بھجوا کر ممنون فرمائیں (نوٹ) یہ ضروری نہ ہوگا کہ ٹھیکہ انہی کو دیا جائے جنکے ریٹ کم ہوں۔ ٹنڈر دیکم نومبر تک دفتر افسر جلسہ سالانہ میں پہنچنے ضروری ہیں

(۱) ٹھیکہ گوشت بکرہ (۲) ٹھیکہ نانبائیاں
(۳) ” آٹا گندم پسائی (۴) ” پیڑے فروشنہ
(۵) ” آب رسانی (۶) ” روشنی
(۷) ” باورچیاں (۸) ” صفائی

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

مسلمانوں کے دل اس بات کو نہیں سوچتے کہ ہم کن لوگوں کی اولادیں ہیں۔ اور ہمارے آباؤ واجداد کس شان کے لوگ تھے۔ ستاویں صدی میں جبکہ مسلمان بہت کچھ گر چکے تھے اس گرے ہوئے زمانہ میں بھی مسلمانوں کے اندر اسلام اور

مسلمانوں کے لئے غیرت

موجود تھی۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ خلافت بغداد بالکل تباہ ہو کر ریاستوں کی شکل اختیار کر چکی تھی۔ لیکن نام باقی تھا۔ کہتے ہیں کہ ہاتھی مرا ہوا بھی بھاری ہوتا ہے۔ خلافت تو تھی گو چند گاؤں بھی ان کے قبضہ میں نہ رہے تھے۔ صرف بغداد میں ہی ان کی حکومت محدود تھی۔ باقی سب جگہ دوسری بادشاہتیں قائم ہو گئی تھیں۔ وہ بادشاہ مطلق العنان ہونے کے باوجود خلافت کا احترام کرتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ ہم تو نائب بادشاہ ہیں۔ اصل بادشاہ خلیفہ ہے۔ یوں وہ اپنا قانون چلاتے تھے۔ اپنی فوجیں رکھتے تھے۔ خود ہی لڑائیاں لڑتے تھے خود ہی فیصلے کرتے تھے۔ خود ہی معاملات طے کرتے تھے۔ اور خلیفہ کو پوچھتے تک بھی نہ تھے مگر

اس نام کی بھی برکت تھی

اس زمانہ میں مسلمانوں کے ایک علاقہ میں سے جبکہ مسلمان کمزور ہو چکے تھے۔ یورپین فوجیں گذریں۔ اور انہوں نے کسی مسلمان عورت کو چھیڑا (اس بے چاری کو کچھ پتہ نہ تھا کہ خلافت ٹوٹ چکی ہے۔ اور تقسیم ہو کر مختلف حصوں میں بٹ چکی ہے۔ وہ یہی سنتی آ رہی تھی کہ ابھی تک یہاں خلیفہ کی حکومت ہے۔) اس نے اسی خیال کے تحت خلیفہ کو پکار کر باآواز بلند یا للخلیفۃ کہا۔ یعنی اے خلیفہ میں مدد کے لئے تمہیں آواز دیتی ہوں۔ اس وقت وہاں سے ایک قافلہ گذر رہا تھا۔ اس نے یہ باتیں سنیں۔ وہ قافلہ بغداد کی طرف جا رہا تھا

پرانے زمانے میں رواج

تھا کہ جب قافلہ شہر میں آتا۔ تو قافلہ کی آمد کی خبر سنکر لوگ شہر کے باہر قافلہ کے استقبال کے لئے جاتے۔ اور تاجر لوگ بھی اس وقت وہاں پہنچ جاتے۔ اور آجکل کی بلیک مارکیٹ کی طرح وہیں مال خریدنے کی کوشش کرتے۔ کیونکہ جو مال باہر سے آتا تھا۔ وہ سفر کی مشکلات کی وجہ سے بہت کم آتا تھا۔ اس لئے ہر ایک تاجر یہی کوشش کرتا تھا کہ وہیں جا کر سودا کرے۔ اور اسے دوسروں سے پہلے حاصل کرے۔ جب وہ قافلہ آیا۔ اور شہری اس کے استقبال کے لئے شہر سے باہر گئے۔ اور اسے ملے تو اہل شہر نے ان سے سفر کے حالات پوچھنے شروع کئے۔ اور کہا کہ

کوئی نئی بات سناؤ

انہوں نے کہا سفر ہر طرح آرام سے گزرا۔ مگر ہم نے راستہ میں ایک عجیب تمسخر سنا۔ ایک عورت خلیفہ کو آوازیں دے رہی تھی۔ اور مدد کے لئے بلا رہی تھی۔ اس بے چاری کو کیا پتہ کہ اس جگہ اب اس کی حکومت ہی نہیں۔ اور اب وہ وظیفہ خوار بادشاہ ہے یہ باتیں سننے والوں میں سے ایک درباری بھی تھا۔ وہ دربار میں آیا۔ اور بادشاہ سے اس بات کا ذکر کیا۔ اس نے کہا آج

ایک عجیب بات

سنی ہے۔ ایک قافلہ فلاں جگہ سے آیا۔ اور اس نے سنایا کہ ایک عورت خلیفہ کو مدد کے لئے پکار رہی تھی۔ اگرچہ خلافت اس وقت مٹ چکی تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اسلامی ایمان کی کوئی چنگاری باقی تھی۔ خلیفہ میں کوئی طاقت نہ تھی۔ وہ جانتا تھا۔ کہ میں اکیلا ہوں۔ لیکن جب اس نے یہ بات سنی تو تخت سے اتر آیا۔ اور ننگے پاؤں چل پڑا اور کہا کہ گو اب خلیفہ کا وہ اقتدار نہیں ہے مگر بہرحال اس عورت نے خلافت کو آواز دی ہے۔ اب میرا فرض ہے کہ میں اس کے پاس جاؤں۔ اور اس کی مدد کروں۔

یہ بات ایسی ہے

کہ آج یہاں بیٹھے ہوئے ہمارا خون کھولنے لگتا ہے۔ اس زمانہ میں کیوں نہ کھولا ہو گا۔ جونہی یہ بات دوسرے بادشاہوں نے سنی انہوں نے خلیفہ کو یہ اطلاع بھیجی کہ ہم ہر طرح آپ کی مدد کریں گے۔ آپ اس عورت کو آزاد کرائیں اور ان سے اس کا بدلہ لیں چنانچہ وہ گئے اور انہوں نے اس عورت کو آزاد کرایا۔ اور عیسائیوں سے اس کا بدلہ لیا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے دلوں میں حمیت اور غیرت موجود تھی۔ اور

ایمان کی روشنی

ان کے دلوں میں موجود تھی۔ مگر اب کیا مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے لئے عارضی جوش بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور کیا ان کو اسلام کے لئے قربانیاں کرنے کا شوق ہے۔ کیا ان کے دماغ کبھی غور و فکر نہیں کرتے۔ کہ ہم کیا تھے اور کیا بن گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ مصائب اور آفات اس لئے آ رہی ہیں۔ کہ وہ اپنی ذمہ واریوں اور فرائض کو سر انجام دینے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر وہ اپنے حالات کا بغور مطالعہ کریں۔ اور ان مصائب کو دور کرنے کا پورا تہیہ کر لیں۔ اور اس کے ساتھ کوشش بھی کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان حالات سے نجات نہ پا سکیں۔ جب اسلام کی حالت ایسی کمزور ہے۔ اور تم اپنی آنکھوں سے یہ چیز دیکھ رہے ہو۔ تو کونسا سبق باقی ہے جو تم سیکھنا چاہتے ہو۔ کیا زمین نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا آسمان نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا ارد گرد کے ہمسایوں نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ چاروں طرف ہمارے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ مگر لوگ اندھے ہو کر چلتے ہیں۔ تم ہی بتاؤ کہ کونسی سیکھنے والی بات باقی رہ گئی ہے۔ اور کیوں تمہارا قدم عمل کی طرف نہیں اٹھتا کس دن کا تمہیں انتظار ہے۔ میں حیران ہوں کہ جو لوگ اپنے وقتوں اور جائدادوں کی قربانیاں نہیں کر سکتے وہ اپنے نفوس کی قربانیاں کس طرح پیش کریں گے۔ یہ بات یاد رکھو کہ قومی عزت بغیر قربانیوں کے قائم نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جنہیں اپنی قومی عزت کا خیال نہیں اور وہ لوگ جن میں قومی غیرت موجود نہیں وہ انسان کہلانے کے مستحق نہیں۔ وہ دنیا میں ایسے ہی پھرتے ہیں جیسے گائیں اور بھیڑیں پھرتی ہیں وہ لوگ اپنی قوم کے لئے کسی فائدے کا موجب نہیں۔ ابتدائی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

ایک رؤیا میں دیکھا

کہ ایک لمبی نالی ہے جو کہ کئی کوس تک چلی جاتی ہے۔ اور اس پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے۔ وہ بھیڑیں اس طرح پر لٹائی گئی ہیں۔ کہ ان کا سر نالی کے کنارہ پر ہے کہ تا ذبح کرتے وقت ان کا خون نالی میں پڑے باقی حصہ ان کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور ان تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھری ہے۔ جو کہ ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے۔ اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے گویا خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں۔ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کے ذبح کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں۔ محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تب میں ان کے نزدیک گیا۔ اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاؤکم یعنی ان کو کہہ دے۔ کہ میرا خدا تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تم اس کی پرستش نہ کرو۔ اور اس کے حکموں کو نہ سنو میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ ہمیں اجازت ہو گئی ہے گویا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنی بھیڑوں پر چھریاں پھیر دیں۔ اور چھریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک طور پر تڑپنا شروع کیا۔ تب ان فرشتوں نے سختی سے ان بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں اور کہا تم چیز کیا ہو۔ گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ اس رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے دنیادار اور دنیا پرست لوگوں کی تشبیہ گوہ کھانے والی بھیڑوں سے دی ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی خدا تعالیٰ کو پرواہ ہی کیا ہے جس طرح بھیڑیں بغیر کسی درد کے ذبح کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ایسے لوگ ذبح کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر رحم نہیں کھائے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی انہیں لوگوں کی پرواہ کرتا ہے جو اس کی پرواہ کرتے ہیں۔ آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی آدمی ہی تھے کہ تمام دنیا کی مخالفت، ان کو کوئی گزند نہ پہنچا سکی۔ بلحاظ بشریت کے دوسرے انسانوں کی طرح آپ بھی ایک بشر تھے۔ اور ہم دیکھتے کہ اگر ایک انسان کے خلاف ایک گاؤں کے لوگ ہی ہو جائیں تو اس کا جینا دشوار ہو جاتا ہے لیکن تمام دنیا ایک طرف تھی۔ اور آپ ایک طرف تھے۔۔ اس

اس کے باوجود دنیا آپ کا بال بھی بیکا نہ کر سکی۔ ان لاکھوں لاکھ انسانوں کے لئے اللہ تعالےٰ کی غیرت نہ بھڑکی۔ لیکن اس ایک انسان کے لئے خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آگئی اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو فرمایا واللّٰہ یعصمک من الناس۔ گویا

یہ تمام دنیا کو ایک چیلنج تھا

کہ تم ہمارے اس بندے کو چھیڑ کر تو دیکھو کہ تمہارا کیا حال ہوتا ہے۔ میں اللہ جو تمام کائنات عالم کا مالک ہوں میں اس کی حفاظت کرنے والا ہوں۔ بعض دفعہ دشمن آپ تک پہنچ بھی گیا لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسے معجزانہ طور پر آپ کو بچایا کہ آج تک دنیا ان واقعات کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ ایک جنگ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس آرہے تھے تو ساتھ ساتھ ایک دشمن بھی چل پڑا۔ صحابہؓ نے خیال کیا کوئی اجنبی آدمی ہے اور اپنا سفر طے کر رہا ہے۔ اس لئے کسی نے اس سے مزاحمت نہ کی۔ مدینہ کے قریب پہنچ کر جب

صحابہؓ کو اطمینان ہوگیا

کہ اب ہم خطرہ والے علاقے سے نکل کر اپنے علاقہ میں داخل ہوگئے ہیں۔ تو آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کچھ دیر آرام کرنے کے لئے عرض کیا آپ نے اس کی اجازت دے دی دوپہر کا وقت تھا صحابہؓ مختلف درختوں کے نیچے آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک علیحدہ درخت کے نیچے جا کر لیٹ گئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ آپؐ کی آنکھ لگ گئی۔ وہ شخص جو لشکر میں آپ کا پیچھا کرتا رہا تھا اس نے آپؐ کی تلوار لی۔ اور تلوار ننگی کر کے آپؐ کو جگایا اور آپؐ کو کہا کہ میں کافی فاصلہ سے آپؐ کا پیچھا کر رہا تھا۔ مگر مجھے موقع نہیں ملتا تھا۔ اب مجھے موقع ملا ہے اور میں آپؐ کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر کسی گھبراہٹ کے فرمایا۔

مجھے اللہ تعالیٰ بچا سکتا ہے

ہزاروں لاکھوں لوگ منہ سے یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ ہے لیکن جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اس یقین اور اعتماد کا ثبوت نہیں دیتے۔ بلکہ دنیوی اسباب کی طرف اپنی نگاہ دوڑاتے ہیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منہ سے یہ فقرہ ایسے یقین اور رعب کے ساتھ نکلا کہ اس شخص کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اٹھ کر وہ تلوار پکڑ لی اور تلوار کھینچ کر اس سے پوچھا اب

بتاؤ تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ اس شخص نے نہایت خوف زدگی اس کی حالت میں کہا آپ ہی رحم کریں اور میری جان بخشی کریں۔ آپؐ نے اسے فرمایا بے وقوف تم نے

مجھ سے سن کر بھی سبق نہ سیکھا

تمہیں کہنا چاہیئے تھا کہ مجھے اللہ تعالےٰ بچا سکتا ہے۔ آپ کو یہ سن کر خوشی نہیں ہوئی کہ اس نے بڑی تعریف کی ہے بلکہ آپ کو تکلیف ہوئی کہ اس نے اللہ تعالےٰ کا نام کیوں چھوڑ دیا۔ اللہ تعالےٰ کا یہ سلوک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے ساتھ کیوں تھا اور اس وقت وہ مسلمانوں کو کافروں پر کیوں غلبہ عطا کرتا تھا۔ اور آج کیوں اُن کی اولادوں کو چھوڑ بیٹھا ہے۔ کیا اس وقت نعوذ باللہ خدا بوڑھا ہوگیا ہے یا اب خدا مرگیا ہے یا اس پر تعطّل کی حالت طاری ہے یا اسلام کے لئے اس کے دل میں غیرت نہیں رہی۔ یا اسے اسلام سے نفرت ہوگئی ہے۔ نہیں اللہ تعالےٰ کی ذات میں تو کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور وہ ایسی تبدیلیوں سے پاک ہے اور وہ الآن کما کان ہے بلکہ

حقیقت یہ ہے

کہ مسلمانوں نے اپنے اندر تبدیلی کر لی۔ انہوں نے اللہ تعالےٰ سے اپنا تعلق قطع کر لیا اور اللہ تعالےٰ کی محبت کو جذب کرنے کی بجائے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے بھی ان سے منہ پھیر لیا کہ جاؤ دنیوی سامانوں پر بھروسہ کر کے دیکھ لو۔ ورنہ اللہ تعالےٰ آج بھی اسی طرح اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے۔ جس طرح وہ پہلے سنتا تھا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے عمل سے اس محبت کا ثبوت دیں۔ جس کا ثبوت ان کے آباؤ اجداد نے دیا۔ اور اسی طریقہ کار کو لازم پکڑیں۔ جس پر چل کر ان کے آباؤ اجداد نے کامیابی حاصل کی

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ وفادار ہے

جو شخص اس سے وفاداری کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کبھی اس سے بے وفائی نہیں کرتا پس اگر تم لوگ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے مورد بننا چاہتے ہو تو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ تم لوگ ایک ہاتھ پر جمع ہوئے ہو۔ اس لئے نہیں کہ مل کر دعوتیں اڑاؤ اور عیش و عشرت کے دن بسر کرو۔ بلکہ تم لوگ اس لئے آگے آئے ہو کہ ہم اسلام کے لئے قربانیاں کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا واحد مقصد قرار دیں گے تم اس سلسلہ میں اس لئے نہیں داخل ہوئے کہ مالئدے پر بیٹھ کر لقمے اڑاؤ۔ بلکہ تم اس لئے اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو کہ ہم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کریں گے اور اسلام کی حکومت کو دنیا بھر میں از سرِ نو قائم کریں گے۔ پس اپنے اس عہد کو ہمیشہ مدنظر رکھو اگر تم اپنے عہد کو پورا کرتے جاؤ تو دنیا کی کوئی طاقت بلکہ دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی تمہارے رستے میں روک نہیں بن سکتیں۔ کیونکہ جب تم اللہ تعالےٰ کے ہو جاؤ گے تو پھر اللہ تعالےٰ خود تمہارے لئے کامیابی کے سامان پیدا کرے گا اور تمہارے لئے کامیابی کے رستے کھول دے گا آخر کیا وجہ ہے کہ تمہاری باتوں میں اثر نہیں۔ ایسی چمڑے کی زبان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی اور ویسی ہی چمڑے کی زبانیں دوسرے لوگوں کی تھیں۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان بولتی تھی تو وہ گوشت اور چمڑے کی زبان نہ ہوتی تھی بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی زبان ہوتی تھی۔ اس لئے اس زبان کی باتیں پوری ہو کر رہتی تھیں اور دنیا کی طاقتیں ان کو پورا ہونے سے روک نہ سکیں۔ وہی طاقت اور قوت رکھنے والا خدا آج موجود ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے اندر اخلاص اور تقویٰ پیدا کرو اور نیک نیتی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے احکام پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ باتوں کا زمانہ گذر گیا اور اب باتوں کا زمانہ نہیں بلکہ عمل کرنے کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اب دیکھنا چاہتا ہے کہ ان بڑے بڑے دعووں کے بعد تم کتنے قطرے خونِ دل کے اس کے حضور میں پیش کرتے ہو دنیا کے بادشاہ موتیوں اور ہیروں کی نذریں قبول کرتے ہیں مگر زمین و آسمان کا مالک اور سب بادشاہوں کا بادشاہ یہ دیکھتا ہے کہ کتنے قطرے خونِ دل کے کوئی شخص ہمارے حضور پیش کرتا ہے۔ ہمارے خدا کے دربار میں ہیروں اور موتیوں کی بجائے خونِ دل کے قطرے قبول کئے جاتے ہیں دنیا کی قومیں تو اسی زندگی کو ہی اپنا مقصود قرار دیتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے بندوں کا اس بات پر یقین ہوتا ہے کہ ان کی حقیقی اور نہ مٹنے والی زندگی اگلے جہان سے شروع ہوگی۔ اس لئے وہ موت سے نہیں ڈرتے دنیا کے لوگ مرنے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری زندگی ختم ہوئی تو ہم ختم ہوئے لیکن

مومنوں کی مثال

رواتی دیو کی طرح ہوتی ہے کہ اس کے خون کے جتنے قطرے گرتے ہیں ان سے اتنے ہی آدمی پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی حال خدائی جماعتوں کا ہوتا ہے وہ جتنی جتنی جانی قربانیاں دیتی ہیں اتنی ہی وہ ترقی کرتی ہیں جس طرح سوکھی شاخیں اور سوکھے پتے توڑیں جھونکنے سے آگ تیز ہوتی ہے اسی طرح جوں جوں مرنے والے مرتے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو اور زیادہ ترقی دیتا ہے اور مرنے والوں کے ناموں کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیتا ہے جب مرنا ہر ایک نے ہے اور کوئی شخص موت سے بچ نہیں سکتا تو پھر انسان کیوں نہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہی مرے۔ فرض کرو ایک شخص نے بیس سال کی عمر میں ملازمت شروع کی اور ساٹھ سال کی عمر تک وہ ملازمت کرتا رہا اور ہر ماہ اسے پانچ سو روپیہ تنخواہ ملتی تھی۔ تو کیا اس شخص کی چالیس سال کی ملازمت ایسے شخص کے ایک دن سے بھی کوئی نسبت رکھتی ہے جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں شہید کیا گیا۔ مرنا تو ہر ایک نے ہے۔ چھوٹے بڑے نوجوان اور بوڑھے سب اجل کا پیالہ پینے والے ہیں۔ کوئی بچپن میں ہی مرجاتا ہے۔ کوئی جوانی میں مرجاتا ہے۔ کوئی بڑھاپے میں مرجاتا ہے۔

کون زندگی کی گارنٹی دے سکتا ہے

پھر ایسی زندگی کو سنبھال کر کرنا ہی کیا۔ کس دن کے لئے یہ زندگی بچانے کی کوشش کریں۔ . . . .

. . . . . اور ایسی زندگی کا کیا فائدہ جبکہ

اسلام اور مسلمان ذلت اور رسوائی کی حالت میں ہوں

عقل مندوں کے نزدیک پاخانے میں سو سال کی زندگی گذارنے سے تھوڑی دیر کی آزاد زندگی زیادہ بہتر ہے۔ اور پاخانہ میں زندگی بسر کرنے کی بجائے وہ موت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو شخص ہر وقت گندگی میں رہے گا اس کا دماغ بدبو کی وجہ سے سخت پریشان رہے گا۔ اور اسے زندگی کا مزا کیا آئے گا۔

پس ہماری خوشی اور ہماری راحت اسی بات میں ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ہو جائیں۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کریں۔

بے شک تمہارا یہ کام بھی ہے کہ تم گلیوں اور شہروں کو صاف کرو۔ لوگوں کے آرام کا باعث بنو۔ لیکن اس ظاہری گند سے روحانی گند زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اہل مغرب نے ظاہری صفائی پر بہت زور دیا اور جسمانی صفائی کے بہت سے انتظام کئے ہیں۔ لیکن روحانی صفائی کا علاج ان کے پاس نہیں۔ جسمانی گند سے جسم مرتا ہے۔ لیکن

روحانی گند سے روح مرجاتی ہے

اور یہ چیز قابل برداشت نہیں۔ کیونکہ روح کے مرنے سے انسان دائمی طور پر جہنمی بن جاتا ہے۔ جسمانی گند کا اثر روحانی گند کے اثر کے مقابلہ میں بہت محدود ہوتا ہے۔ پس تم بے شک ظاہری صفائی کا بھی خیال رکھو لیکن اس سے زیادہ فکر تمہیں روحانی گند کو دور کرنے کے لئے ہونا چاہیئے۔ اسی روحانی گند کو دور کرنے کی کوشش کرو اور قربانی کے معیار کو بہت بلند کرو۔

تم غور تو کرو کہ

اللہ تعالےٰ کی حکومت

کو تمام دنیا میں قائم کرنے کے لئے تمہیں کس قدر قربانیاں کرنی چاہئیں جب دنیا کے لوگ اور دنیا کے سپاہی چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے بڑی بڑی قربانیاں ہمیشہ کر دیتے ہیں تو خدا تعالےٰ کا روحانی سپاہی تو ان سب سے بڑھ کر ہونا چاہیئے اور اس کی قربانی دنیاداروں کی قربانیوں سے بہت بڑھ کر ہونی چاہیئے۔ اس لئے وہ لوگ جو تھوڑی سی قربانی کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے بہت کچھ دے دیا۔ اور وہ اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے بہادر سپاہی کس طرح کہلا سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کا بہادر سپاہی وہ ہے جو اپنی ہر چیز خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والی آواز پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور ہر وقت پا بہ رکاب رہتا ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے مومن کی مثال

سچے دوست سے دیتے تھے آپ سنایا کرتے تھے کہ کوئی امیر آدمی تھا اس کے لڑکے کے کچھ اوباش لڑکے دوست تھے۔ باپ نے اسے سمجھایا کہ یہ لوگ تیرے سچے دوست نہیں ہیں۔ محض لالچ وغیرہ کی خاطر تمہارے پاس آتے ہیں۔ ورنہ ان میں سے کوئی بھی تمہارا وفادار نہیں۔ مگر لڑکے نے اپنے باپ کو جواب دیا۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کوئی سچا دوست شاید میسر نہیں آیا اس لئے آپ سب لوگوں کے متعلق یہی خیال رکھتے ہیں۔ مگر میرے دوست ایسے نہیں وہ بہت وفادار ہیں اور میرے لئے جان تک قربان کرنے کو تیار ہیں۔ باپ نے پھر سمجھایا کہ سچے دوست کا ملنا بہت مشکل ہے۔ ساری عمر میں مجھے

ایک ہی سچا دوست ملا ہے

لیکن وہ لڑکا اپنی ضد پر قائم رہا۔ کچھ عرصے کے بعد اس نے گھر سے خرچ کے لئے کچھ رقم مانگی تو باپ نے جواب دیا کہ میں تمہارا خرچ برداشت نہیں کر سکتا تم اپنے دوستوں سے مانگو میرے پاس اس وقت کچھ نہیں۔ دراصل اس کا باپ اس کے لئے یہ موقع پیدا کرنا چاہتا تھا۔ کہ وہ اپنے دوستوں کا امتحان لے۔ جب باپ نے گھر سے جواب دے دیا اور تمام دوستوں کو معلوم ہو گیا کہ اسے گھر سے جواب مل گیا ہے تو انہوں نے آنا جانا بند کر دیا۔ اور میل ملاقات بھی چھوڑ دی آخر تنگ آ کر خود ہی ان کو ملنے کے لئے ان کے گھروں پر گیا۔ جس دوست کے دروازہ پر دستک دیتا وہ اندر سے ہی کہلا بھیجتا کہ وہ گھر میں نہیں ہیں۔ کہیں باہر گئے ہوئے ہیں۔ یا وہ بیمار ہیں۔ اس وقت مل نہیں سکتے۔ سارا دن اس نے چکر لگایا۔ مگر کوئی دوست ملنے کے لئے باہر نہ نکلا۔ آخر شام کو گھر واپس لوٹ آیا۔ باپ نے پوچھا بتاؤ دوستوں نے کوئی مدد کی وہ کہنے لگا سارے ہی حرام خور ہیں کسی نے کوئی بہانہ بنا لیا ہے اور کسی نے کوئی۔ باپ نے کہا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ

یہ لوگ وفادار نہیں

ہیں اچھا ہوا تمہیں بھی تجربہ ہو گیا ہے اب آؤ میں تمہیں اپنے دوست سے ملاؤں وہ پولیس ہی کسی چوکی میں سپاہی کے طور پر ملازم تھا۔ یہ باپ بیٹا اس کے مکان پر پہنچے اور دروازہ پر دستک دی۔ اندر سے آواز آئی کہ میں آتا ہوں۔ لیکن کافی دیر ہو گئی۔ اور وہ دروازہ کھولنے کے لئے نہ آیا۔ لڑکے کے دل میں مختلف خیالات پیدا ہونے شروع ہوئے۔ اس نے باپ سے کہا اباجی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دوست بھی میرے دوستوں جیسا ہی ہے۔ باپ نے کہا کچھ دیر انتظار کرو۔ آدھا گھنٹہ گزر چکنے کے بعد اس نے دروازہ کھولا۔ گلے میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی ایک ہاتھ میں ایک تھیلی اٹھائی ہوئی تھی اور دوسرے ہاتھ سے بیوی کا بازو پکڑے ہوئے تھا۔ دروازہ کھولتے ہی اس نے کہا معاف فرمایئے آپ کو بہت تکلیف ہوئی میں جلدی نہ آسکا میرے جلدی نہ آنے کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ آپ نے جب دروازہ پر دستک دی تو میں سمجھ گیا کہ

آج کوئی خاص بات ہے

کہ آپ خود آئے ہیں ورنہ آپ کسی نوکر کو بھی بھجوا سکتے تھے میں نے دروازہ کھولنا چاہا۔ تو مجھے یکدم خیال آیا۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی مصیبت آئی ہو۔ یہ تین چیزیں میرے پاس تھیں۔ ایک تلوار اور ایک تھیلی جس میں میرا ایک سال کا اندوختہ ہے جو کہ پانچ سو روپے کے قریب ہے۔ اور میری بیوی خدمت کے لئے آئی ہے کہ شاید آپ کے گھر میں کوئی تکلیف ہو اور یہ دیر جو ہوئی ہے وہ اس تھیلی کے کھودنے میں ہوئی ہے۔ میں نے خیال کیا کہ ممکن ہے کوئی ایسی مصیبت ہو جس میں کوئی جانباز کام آسکتا ہو۔ اس لئے میں نے تلوار ساتھ لے لی ہے۔ کہ اگر جان کی ضرورت ہو تو میں جان پیش کر سکوں۔ پھر میں نے خیال کیا کہ گو آپ امیر آدمی ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کوئی مصیبت ایسی ہو جس سے آپ کا مال ضائع ہو گیا ہو اور میں روپے سے آپ کی مدد کر سکوں۔ تو میں نے یہ تھیلی ساتھ لے لی ہے۔ اور پھر میں نے خیال کیا کہ بیماری وغیرہ انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے ہو سکتا ہے کہ آپ کے گھر میں کوئی تکلیف ہو۔ تو میں نے بیوی کو بھی ساتھ لے لیا ہے تاکہ وہ خدمت کر سکے۔ اس امیر آدمی نے کہا۔ میرے دوست مجھے اس وقت کسی مدد کی ضرورت نہیں اور کوئی مصیبت اس وقت مجھ پر نہیں آئی۔ بلکہ میں صرف اپنے بیٹے کو سبق سکھانے کے لئے اس وقت آیا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ سچی دوستی ہے اور اس سے بڑھ کر

سچی دوستی انسان کو اللہ تعالےٰ سے قائم کرنی چاہیئے۔

کہ وہ اپنی جان اور مال اور اپنی ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار رہے جس طرح دوست کبھی مانتے ہیں۔ اور کبھی منواتے ہیں۔ اسی طرح انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ صدق دل کے ساتھ اور شرح صدر کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالےٰ ہماری کتنی باتیں مانتا ہے رات دن ہم اسی کی عطا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس نے جو چیزیں ہماری راحت اور آرام کے لئے بنائی ہیں۔ ہم ان کو استعمال کرتے ہیں آخر کس حق کے ماتحت ہم ان چیزوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ہماری کتنی خواہشوں کو پورا کرتا ہے۔ اور اگر کوئی ایک آدھ دفعہ اپنی خواہش کے خلاف ہو جائے تو کس طرح لوگ اللہ تعالےٰ سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ اصل تعلق وہ ہے جو عُسر اور یُسر دونو حالتوں میں استوار رہے اور اس میں کوئی فرق نہ آئے۔ پس تم ہر چیز کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں حقیر سمجھو کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ تمہارے کاموں اور

تمہارے اوقات میں کتنا حصہ خدا تعالےٰ کے لئے ہے

تم صبح اٹھ کر اپنے گھروں کے لئے سودا سلف خریدنے جاتے ہو پھر اس کے بعد تم اپنے دفتروں میں کام کرنے چلے جاتے ہو شام کو آ کر آرام سے سو جاتے ہو۔ اس میں ایک دو گھنٹہ نمازوں کا وقت سمجھا جا سکتا ہے۔ گویا تم بائیس ۲۲ یا تیئیس ۲۳ گھنٹے اپنا کام کرتے ہو۔ اور ایک دو گھنٹے دین کے کاموں اور عبادتوں کے لئے صرف کرتے ہو۔ اب تم خود ہی سوچ لو کہ کتنا حصہ تمہارے اوقات کا اللہ تعالےٰ کے کاموں کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ اور کتنا اپنے کاموں میں۔ پھر تم یہ بھی سمجھتے ہو کہ ہم نے جو عہد اللہ تعالےٰ سے باندھا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اسے پورا کر رہے ہیں۔

یہ کتنے افسوس کی بات ہے

دوسری مسلمان دنیا اگر اسلام کے پھیلانے میں کوتاہی سے کام لیتی ہے تو وہ اتنی مجرم نہیں۔ جتنے تم مجرم ہو۔ کیونکہ تم یہ دعوےٰ کرتے ہو کہ ہم خدام احمدیت ہیں اور ہمارے ذریعہ اسلام تمام دنیا پر غالب آئے گا۔

خدا تعالےٰ کے کام تو ہو کر رہیں گے

لیکن اگر تم نے اپنے فرائض کو سرانجام نہ دیا تو پھر تم خدا تعالےٰ کے سامنے سچے خادموں کی حیثیت میں پیش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ تمہارے عمل تمہارے

دعووں کو جھوٹا کر کے دکھا رہے ہوں گے۔ پس اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو۔ اور وہ تبدیلی ایسی ہو کہ ہر کس و ناکس کو معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ اب کوئی نئی چیز بن گئے ہیں۔ اب باتیں کرنے اور سننے کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب

اس بات کی ضرورت ہے کہ باتیں کم کی جائیں

اور اپنی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کی ترقیات کے ساتھ ساتھ مشکلات میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ہم جتنے بڑھیں گے۔ اتنا ہی ہمیں زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہو گی۔ ہماری جماعت کے لوگ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہمیں تکلیفیں دی جاتی ہیں مگر مجھے یہ شکوہ نہیں کہ لوگ ان کو دکھ کیوں دیتے ہیں بلکہ مجھے یہ شکوہ ہے۔ کہ لوگ ان کو تھوڑی تکلیفیں کیوں دیتے ہیں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ دکھ اور تکلیف سے زیادہ سچا استاد اور کوئی نہیں۔ مجھے یہ یقین ہے کہ ہم مصائب کی وجہ سے کم نہیں ہوں گے۔ بلکہ اور زیادہ بڑھیں گے۔ کیونکہ جب تکلیف قابل برداشت ہو۔ تو انسان سمجھتا ہے کہ میرے اندر طاقت ہے۔ میں اس کا مقابلہ کر لوں گا۔ اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی طرف زیادہ نہیں جھکتا۔ لیکن جب چاروں طرف سے ناطقہ بند ہو جائے تو وہ بے بس ہو جاتا ہے اور سوائے خدا تعالیٰ کے اس کے لئے کوئی مددگار باقی نہیں رہتا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پورے طور پر جھک جاتا ہے اور اس سے مدد طلب کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے تو اس کا یقین اور ایمان ترقی کرتا ہے بیشک کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خود اللہ تعالیٰ کی طرف جاتے ہیں۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کو دنیا دھکے دے کر اللہ تعالیٰ کی طرف لے جاتی ہے

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

کہ انبیاء کی جماعتوں کی مخالفتیں ہوتی ہیں اور ان کو سخت سے سخت مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ وہی سنت ہمارے لئے جاری ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جو سلوک باقی انبیاء کی جماعتوں سے ہوا وہی ہم سے ہو گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت آدمؑ کا دشمن نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ کا دشمن نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کا دشمن نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کا دشمن نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن نہ تھا اور ہمارا رشتہ دار نہیں۔ کہ ہم ان تکلیفوں سے بچ جائیں۔ جب تک تم آگ کی بھٹی میں ڈالے نہیں جاتے اور آروں سے چیرے نہیں جاتے اس وقت تک تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس

تیاری کرو

تا آنے والے امتحانوں میں فیل نہ ہو جاؤ۔ بغیر تیاری کے تم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے اگر تم دین کے لئے قربانیاں کرنے سے گھبراتے ہو۔ تو تم ایسی چیز نہیں جس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک حفاظت کی ضرورت ہو۔ تم اپنے لئے موت اور صرف موت میں ہی زندگی تلاش کرو۔ جب موت تمہاری نظروں میں معمولی اور حقیر چیز بن جائے گی۔ تو تم تمام دنیا پر بھاری ہو جاؤ گے۔ اور دنیا تمہارے مقابلہ سے عاجز آ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور انہیں ہمت کے ساتھ ادا کرتے جاؤ اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ جب تک صحیح طور پر کوشش نہیں کی جائے گی۔ اس وقت تک صحیح نتائج نہیں نکلیں گے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

چندہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰؍ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر بدستور سابق انشاء اللہ تعالیٰ ملک کے ہر حصہ سے اراکین تشریف لائیں گے۔ جن کے قیام و طعام اور جلسہ کے جملہ انتظامات مجلس مرکزیہ کے سپرد ہوتے ہیں۔ یہ اخراجات مرکز کے فیصلہ کے مطابق "چندہ سالانہ اجتماع" کی مد سے پورے کئے جاتے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ اجتماع کی شرح صرف ۱۲ پیسے فی کس ہے۔ اور یہ اتنی قلیل شرح ہے کہ اس چندہ کو غریب سے غریب رکن بھی شرح صدر سے ادا کر سکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اجتماع سے قبل اس چندہ کی وصولی سو فی صدی ہو جائے۔ تاکہ اس میں سے سالانہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں اور دوسرے چندہ جات پر اس خرچ کا بار نہ پڑے۔

عہدیداران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تمام اراکین سے باشرح یہ چندہ وصول کر کے جلد از جلد ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ انتظامات میں سہولت رہے جزاکم اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے خدام کیلئے ضروری اعلان

سالانہ اجتماع میں انکی شمولیت ضروری ہے

جیسا کہ خدام الاحمدیہ کو معلوم ہے۔ ہمارا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳؍ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے سب خدام کی شمولیت لازمی ہے اور کوئی خادم بجز ناگزیر مجبوری کی حالت میں مکرم نائب صدر صاحب کی اجازت کے بغیر غیر حاضر نہیں رہ سکتا۔ لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ دوران اجتماع میں گھریلو ضروریات کے لئے ضروری انتظامات ابھی سے کر لیں تاکہ آپ کی غیر حاضری میں آپ کے گھر والوں کو تکلیف نہ ہو۔ مثلاً بازار سے روزانہ کا سودا سلف لانا عام مریضوں کو دوائی وغیرہ لا کر دینا۔ گائے بھینس کا دودھ دہنا۔ مویشیوں کے لئے چارہ لانا وغیرہ وغیرہ

اس سلسلہ میں میں اپنے انصار بزرگوں سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ ہمارے اجتماع کے دنوں میں اپنے خدام ہمسایوں کے گھر والوں کا خیال رکھیں اور ان کاموں میں ان کا ہاتھ بٹائیں تاکہ خدام پوری دلجمعی سے اجتماع میں شامل ہو سکیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

امتحانات وظائف برائے اطفال و خدام الاحمدیہ

بتقریب اجتماع انصار اللہ۔ اطفال احمدیہ کا امتحان ۲۸ ماہ حال کو بروز جمعہ۔ اور کالجیٹ احمدی طلباء و طلبائے جامعہ احمدیہ کا ۲۹ کو بروز ہفتہ ہال انصار اللہ میں چار بجے ہو گا۔ اطفال کا تقریری ہو گا۔ خدام تحریری امتحان کا سامان ساتھ لائیں۔ (قائد تعلیم)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے دادا جان مستری محمد یعقوب صاحب آف ملتان بہت دنوں سے بیمار ہیں بہت بڑا پھوڑا نکلا ہوا ہے نیز بخار بھی رہتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو صحت عطا فرمائے۔ آمین (پروین اختر۔ اندرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر)

(۲) میری والدہ محترمہ درد گردہ کی وجہ سے مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (ملک محمود احمد خالد محلہ عیدگاہ راولپنڈی)

(۳) خاکسار کی والدہ محترمہ اور ہمشیرہ صاحبہ ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد رشید ارشد قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور)

(۴) مکرم چوہدری محمد الدین صاحب مہر چک ۸۲ جنوبی ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الکریم خاں کالا گڑھی شاہد علی غفر چوک ملاک منڈی نزد ڈاکخانہ سرگودھا)

فرحت عباس کی طرف سے شمالی افریقہ کا وفاق قائم کرنیکی حمایت

اس طرح الجزائر کی جنگ ختم ہو سکے گی

قاہرہ ۱۷ اکتوبر۔ آزاد الجزائر کی حکومت کے سربراہ مسٹر فرحت عباس نے شمالی افریقہ کے ملکوں کا وفاق قائم کرنے کی تجویز کی حمایت کی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس وفاق میں الجزائر اور تونس بھی شامل ہونے چاہئیں۔ مسٹر فرحت عباس نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس طرح الجزائر کی جنگ جلد ختم کرائی جا سکے گی۔

مسٹر فرحت عباس نے اخبار "الاہرام" کو انٹرویو دیتے ہوئے صدر تونس مسٹر حبیب بورقیبہ کی اس تجویز کو سراہا کہ شمالی افریقہ کا وفاق قائم کیا جائے۔ لیکن آپ نے الجزائر کو تونس سے ملانے کی مخالفت کی۔ آپ نے یہ نہیں بتایا کہ مجوزہ وفاق کی شکل کیا ہونی چاہئیے۔ آپ نے یہ بھی واضح کیا کہ آیا مراکش کو بھی الجزائر اور تونس کی طرح شمالی افریقہ کے وفاق میں شامل کرنا چاہئیے یا نہیں۔ مسٹر فرحت عباس نے یہ بتانے سے بھی احتراز کیا کہ کمیونسٹ چین کے لیڈروں سے ان کی کیا گفتگو ہوئی ہے۔ آپ نے کہا کہ افریقی اور ایشیائی ملکوں کی امداد سے الجزائر کی جنگ جلد ختم ہو سکے گی۔ آپ نے افریشیائی ملکوں سے اپیل کی کہ وہ فرانس کا بائیکاٹ کریں۔

مسٹر فرحت عباس نے الجزائر کے بارے میں جنرل ڈیگال کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ ان کی ہر پیشکش کا اصل مقصد یہ تھا کہ الجزائری عوام ہتھیار ڈال دیں۔

طلبا کو ائیر مارشل اصغر خاں کی تلقین

مری ۱۷ اکتوبر۔ پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ائیر مارشل اصغر خاں نے کل لورڈ ڈیرکے پی اے ایف پبلک سکول کے جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے طلبہ کو تلقین کی کہ وہ نئے دور کے چیلنج کا سامنا کرنے کے لئے اپنے اندر قیادت اور ڈسپلن کی صلاحیتیں پیدا کریں۔

کپڑے کی نئی قسمیں تیار کی جاسکتی ہیں

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے ڈائریکٹر صنعت نے گذشتہ دنوں اعلان کیا ہے کہ مغربی پاکستان کی ٹیکسٹائل ملوں کو کپڑے کی نئی اقسام تیار کرنے کی ممانعت نہیں وہ کپڑے کی نئی اقسام تیار کر سکتی ہیں بشرطیکہ کپڑے کی نئی اقسام کی تیاری کپڑے کی ان اقسام کی تیاری کی راہ میں مزاحم نہ ہو۔ جن کا یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کے اعلان میں ذکر کر دیا گیا تھا۔ کپڑے کی نئی اقسام کی تیاری کی اجازت ڈائریکٹر صنعت مغربی پاکستان نے سوت اور کپڑے کے کنٹرول آرڈر مجریہ ۱۹۶۰ کے پیراگراف ۱۲ وی۔ ۵ کے تحت دی ہے۔

گوردواروں کی مرمت کیلئے دو لاکھ روپے

راولپنڈی ۱۷ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے گوردواروں کی مرمت کے لئے دو لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ مرمت کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جائے گی جس میں ایک سکھ رکن بھی شامل کیا جائے گا۔

بلوبا قبائل اور کانگو پولیس میں تصادم

الزبتھ ول ۱۷ اکتوبر۔ شمالی اور وسطی کانگو میں مسٹر لومبا کے حامی بلوبا قبائل اور کانگو پولیس میں سخت جھڑپیں شروع ہو گئیں، جن میں کانگو پولیس کے ایک بلجیمی لیفٹیننٹ اور تین دوسرے کانسٹیبل ہلاک ہوئے۔ دو پولیس والے زخمی ہوئے۔ پولیس کے لئے کمک بھیجی جا رہی ہے۔

اکالیوں پر فائرنگ سے

ایک ہلاک

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ بٹیالہ میں گذشتہ جمعرات کو اکالیوں کے جلوس پر فائرنگ ہوئی تھی۔ اس میں ایک رکشا ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا۔

جنوبی افریقہ نے کانگو میں فوج نہیں

پریٹوریا ۱۷ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر دفاع مسٹر ایراسمس نے ماسکو ریڈیو کی اس اطلاع کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ مسٹر شومبے کی حکومت کی امداد کے لئے جنوبی افریقہ کے دستے کاٹنگا بھیجے گئے ہیں۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا تھا کہ جنوبی افریقہ سے تین سو فوجی کاٹنگا پہنچ گئے ہیں۔

جاپان میں چوبیس اکتوبر کو پارلیمنٹ کا

ایوان زیریں توڑ دیا جائے گا

ٹوکیو ۱۷ اکتوبر۔ جاپان کی حکمران لبرل ڈیموکریٹک پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۴ اکتوبر کو پارلیمنٹ کا ایوان زیریں توڑ دیا جائے تا کہ نومبر میں ہونے والے انتخابات کی تیاری کی جا سکے۔ اطلاع ملی ہے کہ یہ فیصلہ لبرل ڈیموکریٹک پارٹی نے جاپان کی دوسری دو بڑی سیاسی پارٹیوں کے مشورے سے کیا ہے۔ جن میں سوشلسٹ پارٹی بھی شامل ہے۔ کل پارلیمنٹ کے ایوان زیریں کا خاص اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں ایسی تدابیر اختیار کرنے پر غور کیا جائے گا جو تشدد کے واقعات کا سدباب کر سکیں۔

کمیونسٹ چینی اخباروں نے خروشیف کی تقریروں کو نمایاں نہیں کیا

اس کی نسبت کاسترو کی خبروں کو زیادہ اہمیت دی گئی!

ہانگ کانگ۔ کمیونسٹ چین کے اخبارات نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں روسی وزیراعظم خروشیف کی سرگرمیوں کی اتنی نمایاں تشہیر نہیں کی جتنی انہیں توقع تھی۔ ان اخباروں نے اس سلسلہ میں کیوبا کے وزیراعظم فیڈل کاسترو کی سرگرمیوں کو خروشیف کی سرگرمیوں سے زیادہ اہمیت دی ہے۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کے سرکاری اخبار پیپلز ڈیلی نے ستمبر کے مہینہ میں کاسترو کے متعلق کل ۱۲ مضامین شائع کئے جو ۹۳۰۰ الفاظ پر مشتمل تھے۔ خروشیف کے متعلق ۴۵۰۰ الفاظ کے صرف دس مضامین شائع ہوئے۔

کمیونسٹ چین کی سرکاری خبر رساں نیوچائنا ایجنسی نے جو کمیونسٹ چین کے اخبارات کو خبریں فراہم کرنے والا ادارہ ہے اپنے انگریزی زبان کے خبر ناموں میں کاسترو کے متعلق ۱۴ اور خروشیف کے متعلق ۹ خبرنامے ارسال کئے کاسترو کے خبرنامے ۳۲۰۰ اور خروشیف کے خبرنامے ۲۹۵۰ الفاظ پر مشتمل تھے۔

دونوں لیڈروں کو جس نسبت سے پبلسٹی دی گئی ہے اس سے یہ رجحانات واضح ہوتے ہیں۔ کہ خروشیف کے متعلق خبرنامے عام طور پر رسمی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ جن میں صحت کا التزام نہیں رکھا جاتا اور ان کے بیانات کا زور کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کاسترو کے متعلق خبرناموں سے ان کے لئے پرجوش ہمدردی یا تعریف اور حمایت جھلکتی تھی۔

یوپی میں سیلاب سے جانی نقصانات

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر نئی دہلی ریڈیو کے اعلان کے مطابق یوپی کے ضلع ہردوئی میں سیلابوں کی وجہ سے سولہ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں سیلابوں سے چھ لاکھ افراد کو نقصان پہنچا اور چھیالیس ہزار مکانات تباہ ہوئے یا انہیں نقصان پہنچا اس طرح یوپی کے ضلع پیلی بھیت میں چار ہزار مکانات تباہ ہوئے یا انہیں نقصان پہنچا اس ضلع میں تین افراد سیلابوں میں ہلاک ہوئے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بہار کے چھ اضلاع ابھی تک سیلابوں کی زد میں ہیں۔

ڈسٹرکٹ کلکٹر آگرہ کی اطلاع کے مطابق تینی پوری علاقہ میں حالیہ سیلاب سے بیس اشخاص ہلاک ہوئے ضلع کا تین چوتھائی حصہ زیر آب ہے۔

مراکش کے خلاف فرانس کا احتجاج

رباط ۱۷ اکتوبر۔ پچھلے مہینے سے فرانس اور مراکش کے تعلقات کشیدہ چلے آ رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ فرانس نے الجزائر اور مراکش کی مشترکہ سرحد بند کر دی تھی اور مراکش کے تین شہروں پر گولہ باری کی تھی کل حکومت مراکش نے فرانس کے دو قونصل خانے بند کر دیئے اور قونصل خانوں کے تین اعلیٰ افسروں کو ملک سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ جن مقامات کے قونصل خانے بند کئے گئے ہیں وہ اجاوہ اور بوعارفہ کے نام سے مشہور ہیں اب ان دونوں قونصل خانوں پر مراکشی پولیس کا پہرہ بٹھا دیا گیا ہے جو کسی کو آنے جانے نہیں دیتا۔ حکومت مراکش نے جن فرانسیسی سفارتی افسروں کو ملک سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ وہ ملک کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ پیرس کی اطلاع کے مطابق حکومت فرانس نے مراکش کے ان اقدامات کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ اقدامات سفارتی اصول کے منافی ہیں۔

جاپان اور ایران کا تجارتی وفد

تہران ۱۷ اکتوبر جاپان کا اقتصادی وفد تجارتی معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد عازم ٹوکیو ہو گیا ہے۔ وفد کے لیڈر نے ایک بیان میں امید ظاہر کی کہ اس معاہدے کی وجہ سے دونوں ملکوں کی تجارت بڑھ جائے گی۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

جسمانی صحت اور طاقت کا دارومدار معدہ کی قوت ہضم پر مبنی ہے اگر آپ کا ہاضمہ درست ہے تو سوکھے ٹکڑے بھی ہضم ہو کر گھی کے نوالے بن جائیں گے۔ لیکن اگر آپ کی قوت ہاضمہ کمزور ہے تو گھی کے نوالے بھی جسم کو طاقت دیئے بغیر ضائع ہو جائیں گے۔ عام اعصابی کمزوری۔ پراگندہ خیالی۔ توہمات اور طبیعت میں چڑچڑا پن لاحق رہیگا
Jaqley Pills
جاگلے پلز جسمانی طاقت اور قوت ہاضمہ کے لئے بہترین کامیاب دوائی ہے مقوی دل۔ مقوی دماغ اور فرحت بخشتا ہے کھانا بہتر بن طور پر ہضم کرتی اور جزو بدن بنا دیتی ہے۔

قیمت فی شیشی ۵۰ گولی -/۵ نوٹ:- لوکل سیل شفاء میڈیکل ہال ربوہ

دواخانہ دارالامان ربوہ

بقیہ صفحہ اوّل

پر بھی عمل درآمد ہونا چاہیئے اور لوگوں کو خود آگے آنا چاہیئے تاکہ وہ مصیبت زدہ افراد تک امداد پہنچانے میں حکومت کا ہاتھ بٹا سکیں جنرل اعظم نے ساحل پر گھنے جنگلوں کے قیام پر زور دیا اور کہا کہ یہ جنگل اس قسم کی قدرتی مصیبت کو کافی حد تک کم کر سکتے ہیں۔ اور طوفان باد اور سمندری لہروں

سے عوام کا دفاع کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ آج یہاں اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس طلب کی جائے گی جو ان علاقوں میں کی جانے والی امدادی تدابیر پر غور کرے گی۔ جنرل اعظم نے گذشتہ روز چاٹگام میں بتایا تھا کہ ان علاقوں کے جزیروں میں طوفان وغیرہ سے خبردار کرنے والے مراکز قائم کئے جائیں گے

تصحیح:-

اخبار الفضل مؤرخہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء صـ۶ پر جو اعلان زیر ہیڈنگ "مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں" کی فہرست ۱۵ شائع ہوئی ہے اس میں آخری نام مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ منجانب والد مرحوم مرزا غلام رسول صاحب زیر شمار ۱۰۹ شائع ہوا ہے اس کے آگے -/۱۵۰ روپیہ کی رقم درج ہونے سے رہ گئی ہے احباب تصحیح کر لیں۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجرّبات قیس مینائی

- قلتِ خون کے لئے "دم" مکمل کورس دس روپے۔
- اولاد نرینہ کے لئے راحتِ جان مکمل کورس دس روپے۔
- دمہ کے لئے روحِ شفاء مکمل کورس دس روپے۔
- ہائی بلڈ پریشر کے لئے اعتدالی مکمل کورس دس روپے۔
- ٹی۔بی (دق وسل) کے لئے حیاتِ نو مکمل کورس پانچ روپے۔
- بواسیر خونی کے لئے آرامی مکمل کورس دس روپے۔
- بواسیری بادی کے لئے شفائی مکمل کورس پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ:- ڈاکٹر قیس مینائی گلستان میڈیکل کارز گلستان کالونی نمبر ۳۲۱/۳ کورنگی ٹاؤن کراچی ۳۱

ولادت

مکرمی عزیزم عبدالمجید خان صاحب (ابن مکرم محمد ظہور خان صاحب حال ساکن احمد نگر) کارکن دفتر اصلاح و ارشاد کو خداوند کریم نے ۱۶ اکتوبر سنہ ۶۰ء کی شب پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے نومولودہ کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو صاحب علم خادمہ دین بنائے اور صحت کے ساتھ لمبی عمر دے آمین +
(شیخ کظیم الرحمٰن ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواستِ دعا

میرا بھتیجا عزیزم بشیر احمد (ابن دین محمد صاحب مرحوم آف ننگل باغباناں) دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (محمد یعقوب کاتب)

نور کاجل

دُنیائے طب کی بے نظیر ایجاد!

آنکھوں کی خوبصورتی اور تندرستی کے لئے بہترین تحفہ۔ موتیا بند کے سوا آنکھوں کی جملہ امراض کا تیر بہدف علاج۔ آنکھوں کو گرد و غبار اور موسمی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کا مسلسل استعمال بینائی تیز کرتا اور آنکھوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بچوں عورتوں اور مردوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ خشک جوہر ہے جو پچاس سالہ استعمال و تجربہ کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔ قیمت:- فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔

تیار کردہ:- خورشید یونانی دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

سستی اراضی:-

ضلع مظفر گڑھ میں زرعی اراضی دو ہزار سے تین ہزار ٹیوب ویل پر اور چھ ہزار سے آٹھ ہزار نہری فی ربع نقد قیمت پر خریدنے کے لئے بذریعہ جوابی لفافہ معلومات حاصل کریں۔ عمر اینڈ کمپنی پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل گورنمنٹ ہائی سکول نواں شہر ملتان

مصوّر ہومیوپیتھی

پڑھ کر کامیاب ڈاکٹر بنئے قیمت -/۵ روپے ماہنامہ "مریض" بطور نمونہ مفت طلب کریں۔ ہومیو پیتھ دھوریہ (کھاریاں) ضلع گجرات

حب اطھرا رجسٹرڈ

اطھرا کی سب سے پہلی دواء
فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس گیارہ تولہ -/۱۲/۱۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ہر انسان کیلئے

ایک ضروری پیغام
بزبانِ اردو
کارڈ آنے پر
مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حبّ مقوّی

دل و دماغ و اعصاب کے لئے بہترین اکسیر مرکب
جو
بوڑھوں کے لئے عصائے پیری ہے، جوانوں کے لئے صحت شادمانی اور کمزور مردوں کے لئے حیاتِ نو۔
جس کے استعمال سے
عام طاقت بحال رہتی اور اعضاء رئیسہ میں نئی قوت محسوس ہوتی ہے۔
قیمت:- فی شیشی ۳۰ گولی برائے پندرہ یوم تین روپے آٹھ آنہ
تیار کردہ
خورشید یونانی دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اعلان نکاح یا اعلانِ ولادت الفضل میں اشاعت کے لئے بھجواتے ہیں وہ ایسے اعلانات اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے بھجوایا کریں ورنہ وہ شائع نہیں ہو سکیں گے۔
(مینیجر)

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

لاہور - بھیرہ - جوہر آباد

برائے ایڈوانس بکنگ فون:-

لاہور	۶۴۳۲۷	صدر دفتر
سرگودھا	۲۴۳۵	۲۷۰۰
ربوہ	۶۷	جودھامل بلڈنگ
جوہر آباد	۵۸	لاہور

روٹ						
از لاہور برائے سرگودھا	۷-۰۰	۸-۴۵	۱۰-۴۵	۱-۱۵	۲-۱۵	۲-۰۰
″ سرگودھا ″ لاہور	۷-۱۵	۸-۱۵	۱۰-۰۰	۱۱-۱۵	۱-۰۰	۵-۰۰
″ ربوہ ″ جوہر آباد	۷-۴۵	۱۲-۴۵	۳-۴۵	۵-۱۵	۶-۴۵	۱۰-۰۰

روٹ											
″ بھیرہ ″ سرگودھا	۷-۴۵	۵-۴۵	۷-۴۵	۸-۴۵	۹-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۴۵	۲-۴۵
″ سرگودھا ″ بھیرہ	۷-۴۵	۷-۴۵	۹-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۴۵	۲-۴۵	۵-۴۵	۷-۴۵
″ جوہر آباد ″ ربوہ	۳-۴۵	۲-۱۵	۷-۰۰	۹-۱۵	۱۱-۴۵	۳-۴۵	سٹینڈ مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ				

نوٹ:-
لاہور۔ سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے
سرگودھا۔ بھیرہ کے درمیان دو گھنٹے
ربوہ۔ جوہر آباد کے درمیان اڑھائی گھنٹے کا سفر ہے +

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴